KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

(الف) پہلے شعر میں کس بات پر شکر کا اظہار کیا گیا ہے۔

(ب) دل بیچنے سے کیا مراد ہے۔

(ج) تیسرے شعر کے مطابق کس انداز کو دوام حاصل ہے۔

(د) میدان وفا اور عام زندگی میں کونسی چیز مشترک نہیں ہے۔

(ہ) عشق میں جیت اور ہار کو ایک جیسا مقام کیوں دیا گیا ہے۔

جواب:

(الف) پہلے شعر میں شاعر نے اس بات پر اللہ کا شکر ادا کیا ہے۔ کہ چشم تصور سے محبوب کا دیدار ہر وقت کرتا رہتا ہے۔ اس کی یاد دل سے محو نہیں ہوتی۔ اور وہ اپنی راتوں کو جدائی کی راتیں نہیں کہتا۔

(ب) دل بیچنے سے شاعر کی مراد دل قربان کرنا ہے۔

(ج) جو لوگ سچے عشق کی خاطر اپنی جان قربان کر دیتے ہیں۔ تو وہ دائمی زندگی کی مسرتیں حاصل کر لیتا ہے۔

(د) میدان وفا میں نام و نسب اور خاندان مشترک نہیں۔

(ہ) اگر عشق میں کوئی جیت جاتا ہے۔ تو یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ اور جو ہار جاتا ہے۔ اس کی یہ ہار اور شکست بھی شکست نہیں ہوتی بلکہ اس کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اور لوگ اس کی قربانی کو یاد کرتے ہیں۔

☆......☆......☆

غزل

(احمد ندیم قاسمی)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سایۂ ابر	بادل کا سایہ	صحرا	بیابان	چارہ ساز	مددگار

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

اشعار کی تشریح

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مرجاؤنگا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤنگا

تشریح: شاعر موت کو فنا کی علامت خیال نہیں کرتے۔ وہ اس بات کے مخالف ہیں۔ کہ موت سے انسان زندگی ختم ہوجاتی ہے۔ اس شعر میں وہ کہتا ہے۔ اُن لوگوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ موت سے انسان مرکز فنا ہوجاتا ہے۔ میں ایک دریا ہوں۔ جب دریا سمندر میں پہنچ کر اس کے ساتھ شامل ہوتا ہے۔ تو بظاہر اس کا وجود ختم ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو اس کا وجود ایک بڑے اور وسیع و عریض سمندر کا حصہ بن محفوظ و مامون ہوجاتا ہے۔

تیرا در چھوڑ کے میں اور کدھر جاؤنگا
گھر میں گھر جاؤنگا صحرا میں اتر جاؤنگا

تشریح: شاعر کہتا ہے۔ کہ اے میرے محبوب! تیرے دروازے پر پڑے رہنا ہی میری زندگی کا مقصد ہے۔ میں تیرے در کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تیرا در مجھ سے چھوٹ گیا۔ تو یا تو میں اپنے گھر میں اپنے آپ کو قید کردوں گا یا صحرا میں نکل کر اپنے آپ کو گم کردوں گا۔

تیرے پہلو سے جو اُٹھوں گا تو مشکل یہ ہے
صرف اک شخص کو پاؤں گا جدھر جاؤنگا

تشریح: شاعر کہتا ہے اے میرے محبوب! تیرے پہلو سے اُٹھ کر اور تجھے چھوڑ کر میں کہیں اور کیسے جا سکتا ہوں کیونکہ تیرا دیدار ہی میرا پہلا اور آخری مقصد ہے۔ اگر میں تجھ سے دور رہا تو میں پھر تیرے پاس آنے کی کوشش کروں گا اور تجھے ہی پانے کی آرزو کروں گا۔ اس لیے تیرے پہلو سے اٹھ کر میں اپنے آپ کو مشکل میں کیوں ڈال دوں۔

اب تیرے شہر میں آؤں گا مسافر کی طرح
سایۂ ابر کی مانند گزر جاؤنگا

www.perfect24u.com

تشریح: جس شہر میں شاعر کا محبوب رہتا تھا۔اب وہ وہاں موجود نہیں۔شاعر کہتا ہے کہ اے میرے محبوب! میں تیری خاطر تیرے شہر آیا کرتا تھا اور یہاں صرف تیرے لیے قیام کرتا تھا۔اب اگر اتفاقاً میں یہاں آ بھی جاؤں تو تیرے شہر میں میری مثال ایک مسافر کی سی ہوگی کیونکہ میں تیرے سوا یہاں کسی کو نہیں جانتا۔اس لیے بادل کے سائے کی طرح آگے گزرنے کی کوشش کروں گا۔

تیرا پیمانِ وفا راہ کی دیوار بنا
ورنہ سوچا تھا کہ جب چاہوں گا مر جاؤنگا

تشریح: شاعر نے محبوب کے ساتھ ایک ساتھ جینے اور ایک ساتھ مرنے کا وعدہ کیا ہے۔کہتا ہے کہ ہم دونوں کے درمیان وفا نبھانے کا جو وعدہ ہوا تھا اب وہ میرے ارادے میں ایک رکاوٹ بن گیا ہے ورنہ میں نے سوچا تھا کہ میں اپنی مرضی سے جب چاہوں گا مروں گا ورنہ زندہ رہوں گا لیکن اب میں اپنی مرضی کے بغیر بے وقت مرنا چاہتا ہوں اور تیرے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کرنا چاہتا ہوں۔

چارہ سازوں سے الگ ہے میرا معیار کہ میں
زخم کھاؤں گا تو کچھ اور سنور جاؤنگا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ طبیبوں اور معالجوں کے معیار سے میرا معیار بالکل مختلف ہے۔وہ زخموں کا علاج کر کے اسے ٹھیک کرتے ہیں لیکن میں مزید زخم کھا کر اپنے آپ کو بہتر، صحت مند اور ٹھیک ٹھاک محسوس کرتا ہے اس لیے میرے زخموں کے علاج کی کوئی ضرورت نہیں۔

زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیمؔ
بجھ تو جاؤں گا مگر صبح تو کر جاؤنگا

تشریح: شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ اے ندیم! جس طرح رات کو شمع جلتی ہے اور صبح تک بالآخر ختم ہوکر بجھ جاتی ہے۔میں بھی شمع کی طرح اپنے آپ کو جلا رہا ہوں لیکن مجھے اپنے بجھنے اور ختم ہونے کا کوئی غم نہیں کیونکہ میرے مرنے کے بعد ایک نئی صبح نمودار ہوگی جو مخلوقِ خدا کے لیے خوشی اور مسرت کی نوید ہوگی۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال1: اس غزل کا مطلع اور مقطع لکھ کر اس کی تشریح کریں۔

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جواب: اس غزل کا پہلا شعر مطلع ہے۔ اور آخری شعر مقطع ہے۔ ان دونوں کی تشریح اوپر ملاحظہ کریں۔

سوال 2: اس غزل کے قوافی لکھیں۔

جواب: اس غزل کے قوافی درج ذیل ہیں۔

مر، اُتر، بکھر، جدھر، گزر، مر، سنور، کر

سوال 3: اس شعر کی تشریح کریں۔

زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیم　　بجھ تو جاؤں گا مگر صبح تو کر جاؤں گا

جواب: اس شعر کی تشریح اوپر دیکھئے۔

سوال 4: تیرا در چھوڑ کے میں اور کدھر جاؤں گا　گھر میں گھر جاؤں گا صحرا میں بکھر جاؤں گا

وہ الفاظ جو تحریر میں بالکل یکساں ہو۔ لیکن اعراب اور تلفظ میں فرق ہو۔ تجنیس محرف کہلاتے ہیں۔ درج بالا شعر میں لفظ "میں" تجنیس محرف ہے دو ایسے اشعار لکھیں۔ جن میں تجنیس محرف ہو۔

جواب:

یہ بھی نہ پوچھا کبھی صیاد نے
کون رَہا کون رِہا ہوگیا (رَہا۔رِہا)

میں بلاتا تو ہوں اس کو مگر اے جذبہ دل
اس پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے (بَن۔بِن)

سوال 5: غزل کے آخری شعر میں تشبیہ استعمال ہوتی ہے۔ اس کے ارکان تشبیہ بیان کریں۔

جواب: ارکان تشبیہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مشبہ (۲) مشبہ بہ (۳) وجہ شبہ یا غرض تشبیہ (۴) حرف تشبیہ

شعر:

زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیم　　بجھ تو جاؤں گا مگر صبح تو کر جاؤں گا

مندرجہ بالا شعر میں "ندیم کی زندگی" مشبہ

www.perfect24u.com

شمع — مشبہ بہ

جلنا — وجہ شبہ یا غرض تشبیہ

مانند — حرف تشبیہ

سوال6:غزل کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر نے اپنے لئے کون سا استعارہ استعمال کیا ہے۔

(ب) صحرا میں بکھرنے سے کیا مراد ہے۔

(ج) تیسرے شعر میں شخص کا لفظ کس کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(د) شاعر کی موت میں کونسی چیز حائل ہے۔

(ہ) زخم کھا کر سنورنے سے کیا مراد ہے۔

جواب:

(الف) شاعر نے اپنے لئے "دریا" کا استعارہ استعمال کیا ہے۔

(ب) صحرا میں بکھرنے سے مراد اپنے آپ کو گم کرنا اور آبادی سے قطع تعلق کرنا ہے۔

(ج) تیسر شعر میں "شخص" سے شاعر کی مراد "محبوب" ہے۔

(د) شاعر کی موت میں "محبوب سے کیا ہوا وعدہ" حائل ہے۔

(ہ) زخم کھا کر سنورنے سے مراد یہ ہے۔ کہ جب محبوب اپنی پلکوں کے تیروں سے ندیم کے دل کو زخمی کرتا ہے۔ تو اسے اور بھی لطف اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

غزل

(ناصر کاظمی)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قرب	دیدار، وصل	چبھن	ہلکا سا درد	گزرگاہ	راستہ